امروزشاه شاهاں مہماں شد است مارا
جبرئیل با ملائک دربان شد است مارا
خورشید ہر دو عالم تاباں شد است مارا
از فرش تا ثریا غلطاں شد است مارا
روح الا مین بہ سوزد یک مو اگر بجند
ہر صبح و ہر شام آنجا طیران شد است مارا
آں رہ کہ قدسیاں را دشوار و سخت آید
از فضل حق تعالے آسان شد است مارا
افلاك یا کواکب مقام ملاء اعلے
ہر یک زچا کرئی ما شا دان شد است مارا
چیزے کہ انبیا را امکان نبود گاہی
آں چیز خود بہ آسان امکان شد است مارا
احمد بعرش حاضر موسے بکوہ ناظر
از لطف در کنارم رحمان شد است مارا

براق الا ابالی مارا بزیر رانِ است
صحرائے لایزالی میدان شد است مارا

تصرفِ قلندر

آج شاہوں کے شاہ، باشاہوں کے بادشاہ میرے مہمان ہیں جبرئیل اور ملائیکہ میرے دربان ہیں دو جہاں کا سورج میری بارگاہ میں چمک رہا ہے زمین سے اوجِ ثریا تک میں مست ہوں (نوٹ) (قلندر کبریا فرماتے ہیں کہ جب شاہوں کے شاہ میرے مہمان ہیں تو ملائیکہ میرے دربان ہیں خورشید کی تمام کرنیں میری طرف ہیں زمین سے اوجِ ثریا تک میں ہی میں ہوں) وہ مقام جہاں روح آلامین کے پر جلتے ہیں صبح وشام میری وہاں پرواز رہتی ہے جہاں مخلوقات نورانیہ کا سفر سخت اور دشوار ہے وہاں حقِ تعالیٰ کے فضل سے میرے لئے سب کچھ آسان ہیں آسمان ستارے اور اعلیٰ ترین مقام کی مخلوقات میری خدمت میں خوش وخرم ہیں وہ جگہ جہاں انبیاءؑ کی بھی رسائی نہیں ہے وہ

میرے لئے بالکل آسان مقام ہے احمد مصطفیٰؐ عرش پر ہیں موسیٰؑ کوہ طور پر ہیں ان دونوں کناروں پر رحمان کالطفِ کرم میرے لئے ہے براق میری سواری ہے اور میں اس سواری پر لازول ہستی کے میدان میں سفر کر رہا ہوں.

قلندر کبریا نے اپنی اس غزل میں خود اپنی ذات مبارکہ پر سے پردہ اُٹھایا ہے کیونکہ قلندر کی ذاتِ مبارکہ کو تصوف اور طریقت میں مقید نہیں کیا جاسکتا ہے کیونکہ تصرف اور طریقت میں پیر و مرشد کا ہونا ضروری ہے کیونکہ پیر و مرشد کی پہچان کے بغیر قطب اور ابدال کی پہچان ناممکن ہے اسلئے قلندر کبریا کا کوئی پیر و مرشد نہیں ہے ان کا براہ راست توسل ولایتِ مطلقہ سے ہے اسلئے علامہ اقبال فرما رہے ہیں:

کہتا ہے زمانے سے یہ درویش جوانمرد
جاتا ہے جدھر بندہ، حق تو بھی ادھر جا!
ہنگامے ہیں تیری طاقت سے زیادہ
بچتا ہوا بنگاہ قلندر سے گذر جا!

میں کشتی و ملاح کا محتاج نہ ہونگا
چڑھتا ہوا دریا ہے اگر تو تو اتر جا!
توڑا نہیں جادو میری تکبیر نے تیرا؟
ہے تجھ میں مکر جانے کی جرات تو مکر جا
مہرومہ و انجم کا محاسب ہے قلندر
ایام کا مرکب نہیں، راکب ہے قلندر

در خلوت گدا یان محبوبه کے بگنجید
بے برگ و بے نوائی آسان شد است مارا
دربار گاہ وحدت کثرت چه کار آید
هژده هزار عالم یکساں شده است مارا
ذاتیکه هیچگونه صورت نبود هرگز
آں ذات خود بصورت عیاں شد است مارا
فال خجسته میموں اختر بلند طالع
کان دهن غنچه بسته خنداں شد است مارا
دیدار حق تعالیٰ درمان درد ماشد
دیده بصیر بینا برهاں شد است مارا
بتخانه جهان را بسیار سیر کردم
آئینه خود پرستی ایمان شد است مارا
اوصاف ذات خود را ایزد بداد مارا
باذوق ایں معنی عرفان شد است مارا